قرآن مجید کا تصورِ یُسر اور تعلم ترجمۃالقرآن کی عصری معنویت: تجزیاتی مطالعہ

ANALYTICAL STUDY OF THE CONCEPT OF YUSAR IN THE QURĀN AND THE CONTEMPORARY SIGNIFICANCE OF QURĀNIC TRANSLATION

Muhammad Arshad
Assistant Professor Islamic Studies, Government Postgraduate College, Asghar Mall Rawalpindi:marshad8444@gmail.com
Mahboob ur Rahman
Lecturer Islamic Studies, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University, Islamabad: mahboob.rahman@myu.edu.pk

Abstract

Qurān Majeed is the universal and ultimate message of the Almighty Creator of this universe specially for the human being. Its education and teachings are essential as well as compulsory for all the Muslims of the world so that they can achieve the requirements and purposes of their creation. Majority of the believers are not the Arabs. So, they don't know the basic Arabic language; the language of Holy Qurān. As a result, the Muslim scholars have translated this Holy book in other languages, such as English, French, Turkish, Persian, Urdu etc, according to their longs and needs. Urdu readers and speakers are on a large scale in the world as well as Urdu is the national language of the Pakistan. So, importance of the teaching of translation of Holy Qurān for the Muslim ummah has been discussedin this article. The conceptual study of Yusar (Easiness) is basic teachings and preaching of Islam as well as foundational hurdles and reasons to learn translation of Holy Qurān and its solutions specially in schools, colleges, universities and practical life have been discussed in this article, in the light of Qurān and Sunna reffering the present age.

Keywords: Qurānic Education, Concept of easiness, School education, Qurānic Translation.

قرآن مجید اللہ تعالٰی کا ابدی اور عالم گیر پیغام ہدایت ہے۔ یہ انسان کی اخروی نجات کا ضامن ہے۔ اس آفاقی اور دائمی ذریعہ ہدایت و نجات پر عمل پیرا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا گہرا فہم حاصل کیا جائے۔ حال ہی میں،

پاکستان کے اکثر حصوں میں، پرائمری سطح سے یونیورسٹی تک ،تدریس ناظرہ قرآن اور ترجمۃ القرآن کو لازمی مضمون کا درجہ دے دیا گیا ہے۔اس پس منظر میں ترجمۃ القرآن کی تعلیم و تعلم کی وجہ سے بنیادی عربی زبان سے نابلد اساتذہ اور طلبہ کے لئے بے پناہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ان وجوہات کے نتیجہ میں ،اس مضمون کی تعلیم و تعلم کے باوجود مطلوبہ نتائج کا حصول ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہو رہا ہے۔ لہذا ایسے اساتذہ و طلبہ اور ترجمۃ القرآن کی تعلیم و ترویج میں دلچسپی رکھنے والے دیگر افراد کے لئے ،اس مقالہ میں ،قرآن مجید کے تصور یسر کی روشنی میں ،ایسے اصول وضوابط اور طرق بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی مدد سے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ ترجمۃ القرآن سیکھا جا سکے۔ فہم قرآن کی روح سے آشنائی حاصل کر کے دنیوی اور اخروی نجات کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔

کسی بھی دوسری کتاب کی طرح قرآن حکیم سے کماحقہ استفادہ کے لیے اس کی زبان سے مکمل آگہی اور آشنائی ضروری ہے یا کم از کم اس زبان کی مبادیات کا جاننا اشد ضروری ہے. قرآن حکیم ،جوامت مسلمہ کے لیے علم و عرفان کا مخزن اور محور ہے، وہ عربی زبان میں ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ۔ (1)

یہ ایسی عربی زبان میں ہے جو بلکل واضح ہے۔

موجودہ دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ دنیا میں وہی قومیں دوسروں پر اپنی حکمرانی کر رہی ہیں جو علمی اور عملی طور پر مضبوط ہیں۔ نسل نو کی بڑی تعداد عصر حاضر میں قرآن پاک سے استفادہ کر کے اقوام عالم کی رہبری کی خواہاں ہے۔اہل پاکستان کی غالب اکثریت اردو زبان بول اور سمجھ سکتی ہے جبکہ قرآن حکیم کی زبان عربی ہے۔ نتیجۃ، انہیں فہم و ترجمۃ القرآن میں بہت دشواری اور مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید اور اس میں موجود ہدایت و تعلیمات ربانی سے آگاہی اور اس کا فہم ہر دور کے مسلمانوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ چناچہ قرآن مجید کا علم اور فہم و فراست ہر فرد مسلم کے لیے زندگی کا لازمی اور جزولاینفک ہے۔ جو فرد بھی قرآن پاک یا اس سے متعلق علوم فنون سیکھنا چاہتا ہے اس کی حوصلہ افزائی قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کر رہی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا ٱلۡقُرۡءَانَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِن مُّدَّكِرٍ (2)

1۔القرآن،۲۶:۱۹۵

Al-Qurān, 26:195

2۔القرآن ۵۴:۴۰

Al-Qurān, 54:49

اور بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت پذیری کے لئے، پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔

عربی زبان سے نابلد قارئین کے لئے فہم القران کی ابتدائی کڑی اور سیڑھی ترجمۃالقران ہے۔اگر کوئی بھی فرد قرآن مجید کے اسرار ور موز میں غوطہ زن ہو کر اس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ترجمۃالقران کا سیکھنا از حد ضروری ہے۔ لیکن یہ امر بنیادی عربی زبان اور اس کے اصول و ضوابط سیکھے بغیر محال ہے۔اس اشد ضرورت کے پیش نظر مقالہ ہذا میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآن پاک کے تصور یسر کی وضاحت کی جائے، عصر حاضر میں عربی زبان سے نابلد افراد خصوصا اردو دان طبقہ کے لئے قرآن کریم کے ترجمہ اور تفہیم کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا جائے۔قرآن کریم کے ترجمہ کی تعلیمی اداروں میں تدریس میں پیش آمدہ مسائل اور تجربات کو سامنے لا کر ان کا حل تلاش کرنے کی راہیں تلاش کی جائیں۔یہ تحقیقی مقالہ انہی نکات کی تشریح و تعبیر کا عکاس ہے۔

اگرچہ اردو میں ترجمہ قرآن کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے جو قرآن کریم کے فہم کے لیے کوشاں، عامۃ المسلمین کے لیے مفید و مؤثر بھی ہے لیکن سکول و کالجز کے طلبہ کے ذہنی معیار اور عربی زبان سے ان کی ناواقفیت اور عدم انسیت کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کاری کی ابھی بہت ضرورت ہے اگرچہ اس حوالے سے تحقیقی میدان میں یونیورسٹی آف لاہور کے ایک محقق ڈاکٹر منظور احمد الفمی نے (پاکستان میں قرآن کریم کی بطور نصاب تدریس) پر پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔جس کے ایک باب میں انہوں نے تعلم و تدریس قرآن میں ترجمہ القران میں آسانی کے حوالے سے کچھ بنیادی چیزوں کا ذکر کیا ہے۔کچھ الفاظ اور رنگوں کی مدد سے ترجمہ القران سیکھنے کے عمل کی وضاحت کی ہے لیکن اس تحقیقی مقالہ میں عربی کے ان اصول وضوابط کے بیان سے اغماض برتا گیا ہے جن کی تفہیم کے بغیر قرآن کریم کی تفہیم محال ہے چنانچہ ذیلی سطور میں اس پہلو کو بطور خاص پیش نظر رکھا گیا ہے۔

قرآن مجید کا تصور یُسر

انسان کی دنیوی زندگی ایک امتحان ہے اور موت کے بعد ہر انسان کو اس دنیوی زندگی کے بارے میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔۔ چناچہ انسان کی زندگی نشیب و فراز اور یُسر و عُسر سے عبارت ہے۔زندگی کے معاملات محض آسان ہی نہیں ہیں بلکہ مشقت اور آزمائش بھی زندگی کا لازمی جزو ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَد[3]

3۔القرآن ۹۰:۴

Al-Qurān, 4:90

تحقیق ہم نے انسان کو مشقت و محنت میں پیدا کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ انسان کو زندگی کا ہر دن بہتر سے بہتر بنانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔اس کی زندگی میں جمود نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ ایک روایت میں مذکور ہے:

مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ (4)

وہ شخص جس کی زندگی میں دو دن برابر ہو گئے وہ خسارے میں ہے۔

اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ دنیوی و اخروی کامیابی و کامرانی اور فوز و فلاح کے لئے تگ و دو کرنا اور ہر آنے والے دن کو گذشتہ دن سے بہتر بنانا اور نسبتاً بہتر نتائج حاصل کرنا اسلام کی نظر میں نہ صرف مستحسن ہے بلکہ اس کی ترغیب بھی دی گئی ہے اور تحسین بھی کی گئی ہے۔چنانچہ جس شخص کی زندگی اس جہد مسلسل سے عبارت نہیں ہے اسے خسارے کا سودا گر قرار دیا گیا ہے۔قرآن مجید کا تصورِ یُسر کامیابی و کامرانی کے انہی راستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے،ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِینَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّہٗ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْن (5)

اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی تو ہم ان کے لیے ہدایت کے راستے آسان کر دیں گے اور بے شک وہ (اللہ) احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

لہٰذا تعلیمِ قرآن، فہمِ قرآن، ترجمۃالقرآن، اعمالِ صالحہ اور رضائے الٰہی سے جڑے کسی بھی ہدف کے لئے کوشاں رہنا،اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی مدد اور یسر و توسع کا موجب بنتا ہے بشرطیکہ کوئی کوشش تو کرے۔

یُسر کے معنٰی و مفہوم کے حوالے سے علامہ ابنِ منظور (م 711ھ) لکھتے ہیں:

اَلْیَسْرُ: اَللِّیْنُ وَالْاِنْقِیَادُ یَکُوْنُ ذٰلِکَ لِلْاِنْسَانِ وَالْفَرَسِ وَقَدْ یَسَرَ یَسِیْرُ وَیَاسَرَہٗ: لَاَیَنَہٗ...وَیَاسَرَہٗ اَیْ سَاھَلَہٗ وَفِی الْحَدِیْثِ: اِنَّ ھٰذَاالدِّیْنَ یُسْرٌ (6)

4۔ابو نعیم احمد بن عبداللہ الأصفہانی، **حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء** (بیروت: داراحیاء التراث العربی،۲۰۰۱ء)، ۳۱/۸۔

Abu Nu'aim Aḥmad bin Abdullah al-Aṣfahanī, Ḥilyat al-Aolia wa Tabaq al-Aṣfiya (Betuit: Dar ihya al-Turath al-Arabi, 2001), 8/31

5۔القرآن۶۹:۲۹

Al-Qurān, 69:29

6۔علامہ ابن منظور، **لسان العرب**،(القاھرہ: دار التوفیقیہ للتراث،۲۰۰۹ء)،ج۱۵،ص۵۰۱۔

یَسر کا معنی نرمی اور آسانی ہے یہ انسان اور گھوڑے کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے یسر یسیر کہا جاتا ہے اسی سے یاسرہ یعنی اس نے نرمی کی ہے۔ سہولت پیدا کی، حدیث میں ہے (بے شک یہ دین آسان ہے۔)

وہ مزید لکھتے ہیں:

اَلْیُسْرُ ضِدُّ الْعُسْرِ، اَرَادَ اَنَّہٗ سَہْلٌ سَمْعٌ قَلِیْلُ التَّشْدِیْدِ وَفِی الْحَدِیْثِ: یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا(7)

یسر (آسانی) عسر (تنگی یا مشکل) کی ضد ہے یعنی کسی نے کام کا ارادہ کیا تو وہ بہت آسان ہے اور اس میں شدت یا سختی بہت کم ہے جیسے حدیث نبوی ہے کہ لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، مشکل یا تنگی پیدا نہ کرو۔

الطاہر احمد الزاوی نے یُسر کا معنی اس طرح بیان کیا ہے:

ی،س،ر: اَلْیَسْرُ بِالْفَتْحِ وَ یُحَرَّکُ: اَللِّیْنُ وَالْاِنْقِیَادُ وَالْیُسْرُ بِالضَّمِّ: اَلسُّھُوْلَۃُ وَالْغِنٰی، اَلْیُسْرُ ضِدُّ الْعُسْرِ، یَسَّرَہٗ: سَھَّلَہٗ، یَکُوْنُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ(8)

یسر کلمہ فاء کے فتح کے ساتھ کا معنی نرمی اور تابع ہونا ہے اور یسر کلمہ فاء کے ضمہ کے ساتھ سہولت، آسانی اور مشکل سے بچنا ہے۔ یسر عسر کی ضد ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے اس نے آسانی پیدا کر دی خیر اور شر دونوں معاملات میں آسانی پیدا کر دی۔ اب انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ کون سا راستہ اختیار کرتا ہے چاہے خیر والا یا شر والا۔ وہ جس طرف چل پڑے گا اس کے لیے آسان ہوتا جائے گا۔

علامہ وحید الزمان نے یُسر کے معنی کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

Allama Ibn e Manzoor, Lisān al-Arab,(Caro, Dar al-Toufiqia li turāth,2009), V 15, P 501

7۔ ایضا

Ibid

8۔ طاہر احمد الزاوی، **القاموس المحیط**، (ریاض: دار عالم الکتب، ۱۴۱۷ھ)، ج ۴، ص ۷۱۵۔

Tahir Aḥmad al-zawi,al-Qāmoos al-Moḥeet,(Riadh: Dar alam al-Kotab,1417 H), V4, P715

یُسر: آسان ہونا، کم ہونا۔ یسر اور یسر: نرم ہونا، مطیع ہونا، زندگی آسان ہونا۔ ان ھذا الدین یسر (یہ دین یعنی (دین اسلام) آسان ہے نہ اس کو سمجھنا مشکل ہے اور نہ ہی اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا دشوار ہے۔ ایسا صاف اور سیدھا بلا اونچ نیچ دنیا میں کوئی دین نہیں ہے۔[9]

لغوی اعتبار سے معنی و مفہوم سمجھنے کے بعد قرآن مجید کے مطالعہ سے بھی یہی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ دینِ اسلام کی بنیاد آسانی اور سہولت پر رکھی گئی ہے اور دین میں کوئی جبر یا زور دستی نہیں ہے۔ مذکورہ ذیل آیاتِ بینات کو غور سے دیکھیں تو یہی اُصول کار فرما ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ[10]

اللہ تعالیٰ تم سے آسانی کا ارادہ فرماتا ہے اور تم سے سختی یا تنگی کا ارادہ نہیں فرماتا۔

دوسری جگہ اللہ کریم مزید ارشاد فرماتا ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا[11]

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کرے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

ایک اور آیت کریمہ میں ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ[12]

اور اس نے تم پر دین کے معاملے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔

دین عقائد، عبادات اور معاملات کا مجموعہ ہے۔ جس طرح دینِ اسلام کے باقی معاملات میں آسانی ہے اسی طرح قرآن مجید سے متعلقہ اُمور مثلاً تلاوت، تفہیم، حفظ یا ترجمۃ القرآن میں بھی بہت آسانی ہے فقط توجہ، شوق اور جہد مسلسل کی ضرورت ہے۔ مزید برآں کہ ہم اس میں کس قدر دلچسپی سے کام کرتے ہیں، ارشادِ ربانی ہے:

9۔ علامہ وحید الزمان، **لغات الحدیث**، (لاھور: نعمانی کتب خانہ، س،ن)، ج ۴/ ۶۰۷۔
Allama Waḥeed al-Zaman, Lughāt al-Ḥadīth, (Lahore, Noumani, Kotab Khana), 4/ 607

10۔ القرآن ۲:۱۸۵
Al-Qurān, 2:185

11۔ القرآن ۱۲۸:۴
Al-Qurān, 128: 4

12۔ القرآن ۷۸:۲۲
Al-Qurān, 78:22

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ[13]

اور تحقیق ہم نے قرآن مجید کو آسان کر دیا ہے نصیحت کے لیے پس نصیحت حاصل کرنے والا کون ہے؟

سورۃ القمر میں یہ آیت بار بار آئی ہے جو انسان خصوصاً مسلمان کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہی ہے کہ قرآن مجید کو سیکھنا آسان ہے۔احادیث نبویہ سے بھی ہمیں دینِ اسلام کے تصور یُسر کے شواہد ملتے ہیں۔انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلاَ تَنْفِرُوْا[14]

آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی و تشفی دو اور نفرت نہ دلاو۔

اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ نے معاذ بن جبلؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ کو حجۃ الوداع سے قبل یمن کی طرف بھیجا تو دونوں کو نصیحت فرمائی:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تَنْفِرَا[15]

دونوں آسانیاں پیدا کرنا اور مشکل یا تنگی پیدا نہ کرنا اور دونوں خوش خبریاں سنانا اور نفرت پیدا نہ کرنا۔

مذکورہ احادیث بھی اسلام کے تصور یُسر پر شاہد ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ انسان کی فطرت میں یہ شامل ہے کہ ابتدا میں جس کام میں آسانی ہو اسی میں بعد والی سختی کو انسان قبول کر لیتا ہے لیکن اگر شروع میں ہی سختی کرنے لگیں یا مشکلات کا سامنا کرنا پڑ جائے تو نتیجہ بر عکس ہو جاتا ہے اور ابتدائی سختی نفرت اور تنگی یا دوری کا سبب بن جاتی ہے۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے اسی طرف اشارہ کیا ہے جس کا مفہوم تقی امینی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے:

> ”پہلے جنت و دوزخ (ترغیب و ترہیب) کے حوالے سے آیاتِ قرآنی نازل ہوئیں پھر جب لوگ اسلام پر قائم ہو گئے تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے مثلاًا گر شراب نہ پینے کا حکم پہلے ہی نازل ہو جاتا تو لوگ کہہ دیتے کہ ہم کبھی شراب نہ چھوڑیں گے۔“[16]

13۔القرآن ۵۴:۱۷

Al-Qurān, 58:17

14۔محمد بن اسماعیل بخاری، **صحیح بخاری**، کتاب العلم،(ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع،۱۹۹۹ء) طبع ثانی، ص ۱۷ ، رقم: ۶۹

Muḥammad bin Ismail Bukhārī, Ṣaḥiḥ Bukhārī, Kitāb al-Ilm, Riadh, Dar al-slam lil Nashar wal-Touzi' 1999, p. 17, Ḥadīth 69

15۔ایضا، کتاب المغازی، ص ۷۳۵، رقم: ۴۳۴۱

Ibid, Kitāb al-Maghāzī, P 735

اگر ہم قرآن مجید کے تصور یُسر کو دیکھیں تو آیاتِ قرآنی، احادیث نبویہ اور دیگر شواہد سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ اس میں تدریج، ترتیب اور تسلسل ہے۔ مقالہٰ ہذا کا مقصد بھی یہی ہے کہ کوئی بھی شخص اگر ترجمۃ القرآن یا فہم القرآن میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اچانک یا فوراً اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے اس عمل میں تدریج اور تسلسل بہت ضروری ہے۔ جس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ابتدائی طور پر صرف اور صرف ان اُمور کو سیکھے جو نا صرف مختصر مگر جامع اور ضروری ہیں بلکہ ان کا سیکھنا آسان بھی ہے۔ وہ اتنا آسان ہے کہ انسان تھوڑے عرصہ میں بہت زیادہ ترجمۃ القرآن سیکھ سکتا ہے۔ پھر جب اس کو ترجمۃ القرآن میں پختگی آنا شروع ہو جائے تو بعد میں وہ تفصیل سے قواعد و عربی گرائمر سیکھ کر اپنی ابتدائی خامیاں اور کمزوریاں دور کر سکتا ہے۔

ترجمۃ القرآن میں مہارت پیدا نہ ہونے کی وجوہات

ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہونے اور بچپن سے ہی قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود ہماری اکثریت قرآن مجید کا ترجمہ کرنے اور اس کے مناسب فہم و فراست سے عاری ہے۔ حالانکہ اسلامی تعلیمات کا آغاز جس پہلی وحی سے ہوتا ہے اس میں سب سے زیادہ زور، عمر کی قید لگائے بغیر، حصول علم پر دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَۚ)١ (خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ)٢ (اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ)٣ (الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ)۴ (عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ" [17]

آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھیے آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم کے واسطہ سے۔ اسی نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا۔

16۔ محمد تقی امینی، احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت، (لاہور: الفیصل ناشران، س ن) ص ۲۶۔
Muḥammad Taqī Ameenī, Aḥkām e Shariah main Ḥālāt o Zamana ki re’ayat,(Lahore:al-Faisal Nāshrān) p 26

17۔ القرآن ۱:۹۶۔۵
Al-Qurān, 1:5-96

ہمارے نظام تعلیم میں، جو اہمیت تعلم و تعلیم ترجمۃ القرآن کو دی جانی چاہیے وہ نہیں دی جاتی اور اہل پاکستان کی غالب اکثریت قرآن پاک کا اردو ترجمہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ ایک طالب علم جو سکول و کالج کی سطح پر چار سال لگاتار ترجمۃ القران بطور مضمون پڑھتا رہا، پھر بورڈ کے امتحانات بھی پاس کر لئے اور بی اے، بی ایس سی یا بی ایس کی سطح پر پہنچ گیا لیکن اس کے باوجود وہ خود ترجمۃ القران کرنے سے قاصر کیوں ہے؟ راقم کے تدریسی تجربہ اور عملی مشاہدہ کی روشنی میں نجی اور سرکاری سطح پر اس کی مندرجہ ذیل ممکنہ وجوہات ہیں:

۱۔ والدین کو خود قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھنا نہیں آتا ہے اور نہ ہی وہ اس کی کوشش کرتے ہیں۔ بس ایک ہی رٹ ہے کہ یہ بہت مشکل کام ہے۔

۲۔ مساجد کے ماحول میں بھی عموما تلاوت قرآن کے ساتھ ترجمۃ القران ترجیح نہیں دی جاتی ہے۔ حتی کہ نمازیوں کی اکثریت نماز کی عبارت اور کلمات کے ترجمہ سے بھی نابلد ہے۔

۳۔ سکولوں اور کالجوں میں عموما ترجمۃ القران سکھانا بیشترا ساتذہ کرام کی ترجیح نہیں بلکہ ہدف صرف سلیبس مکمل کروانا اور امتحان پاس کروانا ہوتا ہے۔

۴۔ یہ بھی ایک المیہ ہے کہ اسلامیات اور ترجمۃ القرآن کی تدریس کے لئے بعض ایسے افراد کی تعیناتی بھی کی گئی ہے جو وہ عربی زبان اور اس کے بنیادی اور لازمی الفاظ و قواعد سے بالکل نابلد و ناواقف ہیں اور ان کی مناسب انداز میں ٹریننگ بھی نہیں کروائی گئی تاکہ وہ بچوں کو اچھے انداز میں پڑھا سکیں۔

۵۔ جدید اور قدیم تعلیمی نظام کا جو فرق ہے وہ بھی اس کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ جو علماء کرام مدارس سے تعلیم یافتہ ہیں ان میں سے اکثریت کی تعیناتی سکول و کالجز میں بوجوہ نہیں ہو رہی ۔ محض کالجوں اور یونیورسٹیوں کی اسناد کی بنیاد پر جن اساتذہ کی سکولوں اور کالجوں میں تعیناتی ہو چکی ہے وہ عربی زبان سے واقف نہیں ہے۔

۶۔ حکومتی پالیسیوں کی کمزوریاں بھی ایک بڑی وجہ ہیں۔ جس طرح اسلامیات کو مناسب انداز میں اہمیت دی جاتی ہے ترجمۃ القران کو اس طرح اہمیت نہیں دی جا رہی ہے چنانچہ وہ بچہ جو تین سے چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیتا ہے وہ ایم اے کی ڈگری کی تکمیل کے باوجود ترجمۃ القرآن خود نہیں کر سکتا۔

۷۔ جس طرح باقی مضامین کی سرکاری اداروں میں باقاعدہ آسامیاں ہیں اسی انداز میں ترجمۃ القرآن کی آسامیوں کا فقدان ہے۔ چنانچہ ماہر اور تجربہ کار اساتذہ موجود نہیں ہیں بلکہ پہلے سے موجود اساتذہ پر بوجھ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۸۔ سکول و کالجز کے طلبہ وطالبات کو دیگر مضامین مثلا انگلش، ریاضی، سائنس وغیرہ کی طرح ترجمۃالقرآن کے لئے مناسب ماحول نہیں دیا جارہا۔ حالانکہ عربی زبان کو بھی اہمیت دی جانی چاہیے۔

۹۔ محراب و منبر پر دروس و خطابات میں بھی زیادہ تر تلاوتِ قرآن پاک، اس کی فضیلت اور ثواب کے حوالے سے گفتگو کی جاتی ہے جبکہ ترجمۃالقرآن اور فہم القرآن کی اہمیت و افادیت اور طریقہ کار کے حوالے سے دروس کا ضرورت کے مطابق نسبتاً فقدان ہے۔

۱۰۔ اہل پاکستان کے لئے، ابھی حال ہی میں حکومتی سطح پر ترجمۃالقرآن کے حوالے سے کوشش اور کام کا آغاز ہوا ہے لیکن اس میں پیدا شدہ خرابیوں اور کمزوریوں کو دور کر کے اُمید کی اس ابتدائی کرن کو جلا بخشی جا سکتی ہے۔

عصرِ حاضر میں تعلم ترجمۃالقرآن کے لیے چند بُنیادی اُصول وضوابط اور عربی قواعد

عصرِ حاضر میں وہی قومیں دوسروں پر حکومت کر رہی ہیں جو علمی اور عملی طور پر مضبوط ہیں۔ اہل پاکستان بھی اگر اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں قرآن مجید کا فہم و فراست اور اس میں مہارت حاصل کرنا ہو گی۔ ترجمۃالقرآن کے تعلم میں اُصول و مبادی کو سمجھنے سے قبل عوام الناس اور خصوصاً طلبہ و اساتذہ کو یہ بات ذہن نشین کرنا ہو گی کہ جب تک وہ کتاب اللہ کی زبان کی مبادیات اور بُنیادی اصولوں سے واقف نہیں ہوں گے۔ وہ قرآن پاک سے کماحقہٗ استفادہ نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا قرآن کریم کو پڑھنے یا سمجھنے سے پہلے اس کی زبان سیکھنا لازمی اور ناقابل تردید حقیقت ہے۔

عصرِ حاضر میں اکثر موضوعات میں علم و تحقیق انگریزی زبان (English) میں کی جارہی ہے تو جب تک انگلش کی مبادیات اور ابتدائی (Grammar) قواعد سے واقفیت و آشنائی نہیں ہو گی۔ انگلش بولنا تو آجائے گی لیکن انگلش ادب کو پڑھنا، لکھنا اور سمجھنا ناممکن ہو گا۔ یہی حال فارسی، اردو یا دیگر زبانوں کا ہے۔ ترجمۃالقرآن سیکھنے کے لیے مندرجہ ذیل اُصول وضوابط مد نظر رکھے جائیں تو ترجمۃالقرآن سیکھنے میں عوام الناس، سکول و کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ وطالبات کے لیے بہت آسانی اور تسہیل ہو سکتی ہے۔

جس طرح English میں (Parts of Speech) مثلاً Noun, Pronoun, Verb, Adverb, Adjective, Preposition, Article, Conjunction, Interjection سے آگہی کے بغیر English Language نہیں سیکھی جاسکتی، اسی طرح عربی زبان میں بھی اسم (Noun) فعل

(Verb) حرف (Letters) اسم ضمیر (Pronoun)، اُن کی شکلوں، علامات اور استعمالات کے جانے بغیر ترجمۃ القرآن نہیں سیکھا جاسکتا ہے۔ ابتدائی عربی گرائمر لازمی سیکھنا ہو گی، اس کو اہمیت دینا ہو گی اور اس کو قرآن مجید میں Apply بھی کرنا ہو گا۔ صرف Reading کرنے سے ترجمۃ القرآن نہ سیکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس میدان میں مہارت کا حصول ممکن ہے۔

ترجمۃ القرآن کا آغاز کرنے سے پہلے الفاظ قرآن کو مندرجہ ذیل چار حصوں میں تقسیم کرلیں۔

۱۔ بار بار استعمال ہونے والے حروف والفاظ (Repeated Words)

۲۔ بار بار استعمال ہونے والے اکیلے اور تنہا الفاظ

۳۔ بار بار استعمال ہونے والے جڑواں الفاظ

۴۔ عربی کے وہ الفاظ جو (عربی اور اردو) دونوں زبانوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

۵۔ ان چار حصوں میں الگ الگ استعمال شدہ الفاظ کی شکلیں اور نام یاد کرلیں۔

۶۔ ان الفاظ کے نام یاد کرنے کے بعد ان کے اردو اور (اگر ممکن ہو تو انگلش میں بھی) معانی اچھی طرح یاد کرلیں۔

۷۔ مذکورہ بالا چھے نکات کو اچھی طرح یاد کرلیں ۔ان نکات کی روشنی میں مشق شروع کردیں۔ بار بار مشق کرنے کے بعد اب اردو ترجمہ میں کوئی بھی قرآن مجید لے لیں اور بامحاورہ ترجمہ کی مدد سے ایک ایک آیت کو الگ الگ جملوں یا حصوں میں تقسیم کرلیں۔ جب آیت کو الگ الگ جملوں یا (Sentences) میں تقسیم کرنے میں مہارت ہو جائے گی تو اس میں سے فاعل / مبتدا (Subject)، مفعول (object Main) اور متعلقاتِ فعل کی تلاش میں آسانی ہو جائے گی۔ نتیجہ کے طور پر آپ کے لئے فقرہ کی ترتیب اور بناوٹ میں آسانی ہو جائے گی اور اس عملی کام کی ایک یا دو ہفتے کرنے سے آپ ابتدائی طور پر ترجمہ کرنا سیکھ جائیں گے۔

۸۔ اُصول نمبر 6 اور 7 میں لفظ کی شکل، نام اور معنی کا ذکر ہے لیکن اس کے عمل (Action) یا استعمال کا ذکر نہیں ہے۔ یہ واقعتاً ایک مشکل اور محنت طلب کام ہے۔ کیونکہ عربی زبان میں الفاظ (کلمہ اور کلام) کے استعمالات کو سیکھنا ایک مسلسل عمل ہے جس کے لیے عربی زبان میں ماہر اساتذہ کی رہنمائی بہت ضروری ہے۔ اس مقالہ میں کلیہ نمبر (8) پر زیادہ زور نہیں دیا جارہا ہے کیونکہ اس کے لیے خاصا وقت درکار ہے۔ سکول و کالج اور جامعات کے طلبہ وطالبات کا کام اس سے متعلق نہیں ہے۔ لہٰذا اگر وہ ان اُمور میں اُلجھیں گے تو ان کے لیے ترجمۃ القرآن کے ساتھ ساتھ باقی مضامین واسباق مشکل ہو جائیں گے۔

۹۔ پہلے تین نکات کے مطابق جب آپ بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کو تیار کر لیں گے تو باقی کبھی کبھی استعمال ہونے والے یا نسبتاً کم استعمال ہونے والے الفاظ رہ جائیں گے۔ ان الفاظ کو آپ (Keywords)یعنی اہم الفاظ یا قابل تشریح و تفسیر (Discussion able Words)الفاظ کہہ سکتے ہیں۔

مقالہ ہذا میں بار بار (اکیلے یا جڑواں)استعمال ہونے والے کچھ قرآنی الفاظ کی مختصر فہرست دی جارہی ہے۔ یہ وہ الفاظ و حروف ہیں جن کی شکل، نام اور معنی سے آشنائی ضروری اور لازمی ہے۔ دوسرے حصہ میں مختلف قرآنی آیات میں ان کو مثالوں کی مدد سے واضح کیا جائے گا تاکہ قاری مقالہ کو یہ نکات سمجھنے اور پھر عملاً مشق کرنے میں آسانی ہو جائے۔

ا۔ عربی زبان کے مندرجہ ذیل حروف کو حروف جارہ(Prepositions) کہا جاتا ہے۔

بَاو تَاو کاف و لام و واو مُنْذُ مُذْ خَلاَ

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ اِلٰی حَتّٰی عَلٰی

یہ سترہ حروف ہیں۔ یہ بار بار استعمال ہوتے ہیں۔ مبتدی طالب علم کے لئے یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس مقالہ میں، بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے جو معنٰی بتائے جارہے ہیں اکثر یہی معنٰی ہوتے ہیں۔ تقریباً قرآن مجید کے اکثر صفحات پر

شکل	نام	معنی	انگلش
بِ	حرف جار	ساتھ	With
لِ	حرف جار	کے لیے	For
وَ	حرف جار	اور(اللہ کی قسم)	
کَ	حرف جار	جیسے/تشبیہ وغیرہ	
مِنْ	حرف جار	سے(آغاز)	From
اِلیٰ	حرف جار	تک(انتہاء منزل)	
عَنْ	حرف جار	سے	
عَلیٰ	حرف جار	پر	Above/On Over
فِیْ	حرف جار	میں	In

حَتّٰی	حرف جار	تک	

یہ حروف جارہ کے نسبتاً زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ بقیہ حروف جارہ کا اختصار کے پیش نظر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۲۔ حروف نواصب: یہ چار حروف ہیں:

شکل	نام	معنی
اَنْ	حرف نصب	کہ
لَنْ	حرف نصب	ہر گز نہیں (In Future)
کَیْ	حرف نصب	تا کہ
اِذَنْ	حرف نصب	تا کہ

۳۔ حروفِ جوازم: یہ پانچ حروف ہیں:

شکل	نام	معنی
اِنْ (شرطیہ)	حرف جازم	اگر
لَمْ	حرف جازم	نہیں (زمانہ ماضی میں)
لَمَّا	حرف جازم	ہر گز نہیں
لِ (لام امر)	حرف جازم	چاہیے کہ
لَا (لائے نہی)	حرف جازم	نہ

۴۔ حروفِ مشبہ بالفعل: ان کی تعداد چھ ہے:

شکل	نام	معنی
اِنَّ	حرف مشبہ بالفعل	بے شک
اَنَّ	حرف مشبہ بالفعل	کہ / بے شک
کَاَنَّ	حرف مشبہ بالفعل	جیسا کہ
لٰکِنَّ	حرف مشبہ بالفعل	لیکن
لَیْتَ	حرف مشبہ بالفعل	کاش
لَعَلَّ	حرف مشبہ بالفعل	شاید

۵۔حروف قسم: یہ چار حروف ہیں:

شکل	نام	معنی
و	حرف قسم	و سے وَاللہ ،اور اللہ کی قسم
ب	حرف قسم	ب سے بِاللہ ،اللہ کے نام کے ساتھ قسم
ت	حرف قسم	ت سے تَاللہ ،اللہ کی قسم
لِ	حرف قسم	لِ سے لِلّٰہ،اللہ کے لیے/اللہ کی قسم

۶۔حروف عطف: یہ دس حروف ہیں:

واؤ، فاء، ثُمَّ، اَوْ، اَمْ، اِمَّا، بَلْ، لٰكِنْ، لَا، حَتّٰى لیکن ان میں سے مندرجہ ذیل زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

شکل	نام	معنی
وَ	حرف عطف	اور
ثُمَّ	حرف عطف	پھر
اَوْ	حرف عطف	یا
اِمَّا	حرف عطف	یا

۷۔حروف استفہام: یہ صرف دو حروف ہیں:

شکل	نام	معنی
أ	حرف استفہام	کیا
هَلْ	حرف استفہام	کیا

۸۔حروف تاکید

شکل	نام	معنی
قَدْ	حرف تاکید	تحقیق
لَقَدْ	حروف تاکید	یقیناً

نوٹ: مذکورہ بالا حروف کے علاوہ بھی الفاظ و حروف عربی زبان وادب میں موجود ہیں لیکن اکثر یہی استعمال ہوتے ہیں۔ چونکہ یہاں مبتدی افراد کی رہنمائی اور دلچسپی مطلوب ہے لہٰذا تفصیلات ذکر نہیں کی جارہی ہیں۔

۲۔ان حروف کے علاوہ کچھ اسماء بھی ہیں جو بار بار استعمال ہوتے ہیں۔

ا۔اسمائے اشارہ: دس اسماء ہیں، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

شکل	نام	معنی	
هٰذَا	اسم اشارہ	یہ This	مذکر کے لیے
هٰذِهٖ	اسم اشارہ	یہ This	مؤنث کے لیے
هٰذَانِ	اسم اشارہ	یہ دو مرد	مذکر کے لیے
هَاتَانِ	اسم اشارہ	یہ دو عورتیں	مؤنث کے لیے
هٰؤُلَاءِ	اسم اشارہ	یہ سب مرد اور عورتیں These	

ان میں زیادہ استعمال هٰذَا، هٰذِهٖ، هٰؤُلَاءِ کا ہے۔

ذٰلِکَ	اسم اشارہ	وہ That	مذکر کے لیے
تِلْکَ	اسم اشارہ	وہ That	مؤنث کے لیے
ذَانِکَ	اسم اشارہ	وہ دو مرد	مذکر کے لیے
تَانِکَ	اسم اشارہ	وہ دو عورتیں	مؤنث کے لیے
اُولٰئِکَ	اسم اشارہ	وہ سب (مرد و عورتیں) Those	

ان میں ذٰلِکَ، تِلْکَ اور اُولٰئِکَ زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔اسمائے موصول: یہ آٹھ اسماء ہیں:

مَنْ، مَا، اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ، اَللَّذَانِ اَللَّتَانِ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّاتِیْ

ان میں سے زیادہ مندرجہ ذیل استعمال ہوتے ہیں۔

شکل	نام	معنی	انگلش
مَنْ	اسم موصول	جو (مرد و عورت)	That

Which	جو(اشیاءوغیرہ)	اسم موصول	مَا
Who	جو(مرد،مذکر)	اسم موصول	اَلَّذِیْ
Who	جو(عورت،مؤنث)	اسم موصول	اَلَّتِیْ
	جو(لوگ وغیرہ)	اسم موصول	اَلَّذِیْنَ

۴۔اسماءِ استفہام

جس طرح انگریزی زبان میں سوالات کرنے کے لیے WH والے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔اسی طرح عربی زبان میں بھی مندرجہ ذیل الفاظ واسماء سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

انگلش	معنی	نام	شکل
When	کب	اسم استفہام	مَتٰی
How	کیسے/کیسا	اسم استفہام	کَیْفَ
Where	کہاں	اسم استفہام	اَیْنَ
How Many	کتنے	اسم استفہام	کَمْ
Who	کون	اسم استفہام	مَنْ
Which	کونسی	اسم استفہام	مَا

ابھی تک ۸۰ سے بھی کم الفاظ/اسماء کی لسٹ مقالہ ہذا میں پیش کی گئی ہے۔یہ وہ الفاظ ہیں جن کا یاد کرنا ناگزیر ہے۔جب تک یہ الفاظ شکل،نام اور معنی کے ساتھ یاد نہیں ہو جاتے،کسی بھی صورت قرآن مجید کا ترجمہ نہیں سیکھا جا سکتا ہے۔

اسم ضمیر یا ضمائر(Pronouns)

ویسے تو اسماءِ ضمائر کی تعداد 100 کے قریب ہے لیکن ان میں جو زیادہ استعمال ہوتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں لہٰذا ان کی شکل اور معنی کا جاننا ضروری ہے۔اگر کسی کو ضمائر کا باقاعدہ درست استعمال ہی آجائے تو پھر ترجمۃالقرآن میں سونے پر سہاگہ ہو گا۔

انگلش	معنی	نام	شکل
You	تجھے/تمہیں/تم	ضمیر منصوب متصل	کَ
You	تم۔تمہیں۔تم کو	ضمیر منصوب متصل	کُمْ

ہٗ	ضمیر منصوب متصل	اسے۔اس کو	Him
ھَا	ضمیر منصوب متصل	اسے۔اس کو	Her
ھُمْ	ضمیر منصوب متصل	ان کو/انہیں	Them
ھُوَ	ضمیر مرفوع منفصل	وہ	He
ھِیَ	ضمیر مرفوع منفصل	وہ	She
اَنْتَ	ضمیر مرفوع منفصل	تو۔تم	You
اَنْتُمْ	ضمیر مرفوع منفصل	تم	You

ان ضمائر کے علاوہ چند ضمائر متصلہ میں ضمیر مرفوع متصل مثلاًتَ (تُو مرد)،تُمْ (تم سب مرد)تُمَا(تم دو مرد یا تم دو عورتیں)،تِ(تُم ایک عورت) تُنَّ (تم سب عورتوں)تُ (میں)اَنا(ہم)کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔

اس مقالہ میں جو الفاظ، معانی اور ان کی شکلیں ذکر کی گئی ہیں۔ان کو عملی طور پر قرآن مجید میں تلاش کرنے کی مشق کا انداز پیش کیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے کرم سے اوپر ذکر کردہ 100 کے قریب الفاظ،ان کی شکلیں اور معانی آپ کو یاد ہو جاتے ہیں تو آپ کو ترجمہ کرنے میں بہت آسانی ہو جائیگی۔

کلیہ نمبر 1 اور عملی کام کی مثالیں: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ:

١۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ[18]

ان دو آیاتِ قرآنی پر دو سے تین مرتبہ تلاوت (Reading) کرنے کے بعد غور کریں تو مندرجہ ذیل الفاظ بار بار استعمال ہوئے ہیں:

ا۔اَلَّذِیْنَ (جو) ٢۔وَ (اور) ٣۔ مَا (جو)

٢-خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ[19]

عَلٰی (پر)اور ھُمْ(انہیں)(ان کے)(ان کو) بار بار استعمال ہونے والے الفاظ ہیں۔

18۔القرآن ۲ :۲۔۳

Al-Qurān, 2:2,3

19۔القرآن ۲:۷

Al-Qurān, 2:7

۳-یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ[20]

اس آیتِ کریمہ میں (اَلَّذِیْ) (اَلَّذِیْنَ) اور (کُمْ) بار بار استعمال ہو رہے ہیں۔

چنانچہ جب آپ قرآن مجید کی آیات میں غوطہ زن ہوں گے تو آپ کو ہر رکوع میں ایسے بار بار استعمال ہونے والے الفاظ ملیں گے۔ ایک دفعہ معنی یاد کر لیں گے تو اکثر مقامات پر ان کا معنی ایک ہی ہو گا۔ بہت کم مقامات پر معنی میں تبدیلی آئے گی۔

کلیہ نمبر دو یعنی بار بار استعمال ہونے والے اکیلے تنہا یا جڑواں الفاظ کی مثالیں

الٓمّٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[21]

یہ سورۃ البقرہ کی ابتدائی پانچ آیات ہیں ان پر غور کریں تو بار بار استعمال ہونے والے دو قسم کے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔

۱۔ بار بار اکیلے اور تنہا استعمال ہونے والے الفاظ

ذٰلِکَ، لَا، اَلَّذِیْنَ، وَ، مَا، مِنْ، عَلٰی، ھُمْ (ان کی شکل، نام، اور معنی مقالہ میں مذکور جدول سے دیکھے جا سکتے ہیں)

۲۔ بار بار جڑواں استعمال ہونے والے الفاظ

یہ نظر ایک لفظ آ رہا ہے لیکن حقیقت میں دو دو الفاظ ہیں۔

۱۔ فِیْہِ	فِیْ+ہِ
۲۔ لِلْمُتَّقِیْنَ	لِ + الْمُتَّقِیْنَ
۳۔بِالْغَیْبِ	بِ + الْغَیْبِ
۴۔ مِمَّا	مِنْ + مَا
۵۔ بِمَا	بِ + مَا
۶۔اِلَیْکَ	اِلٰی + کَ

20۔القرآن ۲:۲۱

Al-Qurān, 2:21

21۔القرآن ۲:۱،۲،۳،۴،۵

Al-Qurān, 2:1-5

۷۔قَبْلِکَ قَبْلِ + کَ

۸۔بِالْاٰخِرَةِ بِ + اَ لْاٰخِرَةِ

۹۔رَبِّهِمْ رَبِّ + هِمْ

جڑواں الفاظ میں اکثر دو ہی الفاظ ہوتے ہیں لیکن کبھی کبھی تین یا چار یا زیادہ الفاظ بھی جڑے ہوئے ہوتے ہیں لیکن اگر آپ نے ان الفاظ کے اکیلے اور تنہا استعمال کی مشق اچھی طرح کی ہو گی تو آپ لفظ کو دیکھتے ہی فوراً جان جائیں گے کہ یہ اکیلا لفظ ہے یا جڑواں لفظ ہے۔ مشق بہت ضروری ہے۔ مثلاً سورۃ البقرۃ کی ذکر کردہ ان پانچ آیات میں رَزَقْنٰهُمْ کو لے لیں۔ یہ نظر ایک لفظ آ رہا ہے لیکن حقیقت میں تین الفاظ ہیں۔رَزَقْ + نَا + هُمْ۔اب ان تینوں الفاظ کی شکل، نام اور معنی کا الگ الگ علم ہو گا تو ترجمۃ القرآن کی سمجھ آئے گی ورنہ رٹہ بھول جائے گا۔ بار بار استعمال ہونے والے جڑواں الفاظ آپ کو قرآن مجید میں ایسے نظر آئیں گے مثلاً:

عَلَيْكَ عَلٰی + کَ =تم پر

مِنْکَ مِنْ + کَ =تم سے

فِيْکَ فِیْ + کَ =تم میں / تجھ میں

اِلَيْکَ اِلٰی + کَ = تمہاری طرف

عَلَيْہِ عَلٰی + ہِ = اس پر

مِنْہُ مِنْ + ہُ = اس سے

فِيْہِ فِیْ + ہِ = اس میں

اِلَيْہِ اِلٰی + ہِ = اس کی طرف

پورے کلام پاک میں اکثر صفحات پر ایسی مثالیں موجود ہیں۔ اگر آپ نے ایک مرتبہ ان کے معانی یاد کر لیے تو ہر اگلے صفحہ پر آپ کے لیے آسانی ہو جائے گی۔

کلیہ نمبر 4 کے مطابق وہ الفاظ جو (عربی اور اردو زبان) دونوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ان کی مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ [22]

۲۔فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [23]

22۔القرآن ۲:۱۴۲

Al-Qurān, 2:144

۳۔وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ [24]

۴۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ [25]

۵۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا [26]

ان پانچ آیات میں المشرق، المغرب، المسجد الحرام، الکتاب، الصراط المستقیم، مَرَضٌ اور مَرَضًا وہ الفاظ ہیں جن کے لئے دونوں لغات (اردو اور عربی) میں ایک ہی معنی اور ایک ہی شکل یا لفظ ہے۔ چنانچہ پورے قرآن مجید میں ایسی بہت سی مثالیں اور الفاظ ہیں۔ اگر ہم ان کی پہچان کر لیں تو یہ ترجمۃالقرآن میں آسانی اور تسہیل کا موجب ہو گا۔

کلیہ نمبر 7 کا استعمال کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ پہلے ذکر کردہ چھ کلیات کو سمجھنے، الفاظ کے معانی، نام اور شکلیں یاد کرنے میں ماہر ہو چکے ہوں ورنہ بغیر بنیاد کے تعمیر کی گئی عمارت کی طرح آپ کو بالکل سمجھ نہیں آئے گی۔ اب آپ قرآن مجید کی کوئی بھی آیت لے لیں اور اس کو جملوں کی شکل میں مختلف حصوں میں (ترجمہ والے قرآن مجید میں سے اردو ترجمہ کی روشنی میں) تقسیم کر لیں۔ یہ مشق اور عادت ترجمۃالقرآن میں آسانی اور دلچسپی پیدا کر دے گی چاہے آپ کسی بھی عمر میں یہ کام شروع کر دیں اور پھر ان شاءاللہ قرآن مجید کی برکات سے آپ عربی قواعد و انشاء سیکھنا شروع کر دیں گے اور ایک دن آپ خود بخود ترجمۃالقرآن کرنا شروع ہو جائیں گے۔

کلیہ نمبر 7 کو اس آیت میں ہم اس طرح Apply کر سکتے ہیں مثلاً:

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ [27]

یہ ایک آیت کریمہ ہے مگر اس کے اندر مندرجہ ذیل تین جملے یا Sentence ہیں (حصے بھی کہہ سکتے ہیں)۔

۱۔اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

23۔القرآن ۲:۱۴۴

Al-Qurān, 2:144

24۔القرآن ۲:۱۴۴

Al-Qurān, 2:144

25۔القرآن ۱:۶

Al-Qurān, 1:6

26۔القرآن ۲:۷

Al-Qurān, 2:7

27۔القرآن ۲:۲

Al-Qurān, 2:2

۲۔وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

۳۔وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

مزید اسی رکوع کی آخری آیت کریمہ کو دیکھ لیں۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ[28]

اب اس آیت کریمہ کو چار حصوں میں تقسیم کر لیں:

۱۔خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

۲۔وَعَلٰی سَمْعِهِمْ

۳۔وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

۴۔وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

جب قرآن مجید کا ادب، خلوص اور للّٰہیت کے ساتھ مطالعہ، تلاوت اور فہم کی کوشش کی جائے گی تو اللہ تعالی کے کرم کا نزول ضرور ہو گا۔ سکول و کالجز اور یونیورسٹیز کے تمام اساتذہ، طلبہ اور افرادِ خانہ جب اپنے اپنے انداز میں ان آسان فہم اُصولوں کو سیکھ لیں گے اور دوسروں کو بھی بطورِ صدقہ جاریہ سکھائیں گے تو ترجمۃالقرآن میں آسانی ہو جائے گی۔ مقالہ کے آخر میں ایک بات کی وضاحت دوبارہ کرنا ضروری ہے کہ یہ قرآنِ مجید اور عربی گرائمر سے دور افراد کے لیے صرف ابتدائی کوشش ہے۔ پہلی اینٹ ہے۔ میری ذاتی رائے میں اگر اس بنیاد پر چلا جائے تو تفصیلی ترجمۃالقرآن اور عربی قواعد میں دلچسپی پیدا کر کے نوجوان نسل کی تربیت کی جا سکتی ہے۔وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

نتائج بحث

مقالہ ہذا کے اختتام پر مندرجہ ذیل نتائج البحث اخذ کیے گئے ہیں:

۱۔ ترجمۃالقرآن سیکھنا ایک ضروری اور اہم امر ہے۔

۲۔ اگر کوشش کی جائے تو ترجمۃالقرآن کی تعلیم اور سیکھنا آسان ہے۔

۳۔ ابتدائی عربی گرائمر اور ترجمۃالقرآن کے تعلم میں ذکر کردہ اُصولوں کا سیکھنا ضروری اور اہم ہے۔

۴۔ سکول و کالجز کے اساتذہ کی تربیت کے بغیر ترجمۃالقرآن سکھانا مشکل ہے۔

28۔القرآن ۲:۷

Al-Qurān, 2: 7

۵۔ قرآن مجید کے تصور یُسر کی روشنی میں جو آسانیاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اُمت مسلمہ کے لیے پیدا کی ہیں اُن سے آگہی بہت ضروری ہے۔

۶۔ ترجمۃالقرآن میں مہارت نہ ہونے کی وجوہات اور اسباب دینِ اسلام سے دوری اور کمزوریٔ ایمان کی وجہ سے ہیں۔

سفارشات

۱۔ جس طرح حکومتی سطح پر ترجمۃالقرآن شروع کیا گیا ہے اس میں تسلسل کو برقرار رکھا جائے۔

۲۔ ترجمۃالقرآن کے ماہر اساتذہ کی تعیناتی کی جائے۔

۳۔ عربی زبان و ادب کے ماہرین اور تربیت یافتہ اساتذہ کی خدمات لی جائیں۔ ہر کسی کو بلا سوچے سمجھے ترجمۃ القرآن پڑھانے کے لیے مجبور نہ کیا جائے۔

۴۔ گھریلو ماحول، نجی محافل اور اپنی روزمرہ زندگی میں ترجمۃالقرآن سیکھنے کو عادت اور معمول بنایا جائے۔

۵۔ بچوں سے لے کر بڑوں تک کے ذہن سے اس تصور کو دور کرنے کے لیے کہ ترجمۃالقرآن بہت مشکل ہے، ایسی ورکشاپ منعقد کی جائیں جن میں ہر عمر کے لوگوں کو آسان ترین انداز میں ترجمۃالقرآن سیکھنے کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے۔

۶۔ سکول، کالج و یونیورسٹیز میں ترجمۃالقرآن کے موضوع پر مختلف سُورِ قرآن کی روشنی میں مقابلہ جات منعقد کر کے اساتذہ و طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.